اسلامیات
Mock-4

نام: ردا فاطمہ

س نمبر ۲

اسلام میں زکوٰۃ کا معاشی و سماجی فلسفہ تزکیہ (پاکیزگی) ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات کے مؤثر نفاذ سے ایک برابری پر مبنی معاشرہ کس طرح تشکیل پا سکتا ہے؟

زکوٰۃ کے معنی:

زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں پاک ہونا، نشو نما پانے کے ہیں اصطلاح میں اس سے مراد ہے صاحب نصاب پر فرض ہے کہ وہ اپنے مال و دولت میں سے ایک خاص مقدار زکوٰۃ کے مصارف میں تقسیم کرے۔

زکوٰۃ کا فلسفہ: تزکیہ نفس و مال

زکوٰۃ کی بنیاد ہی اس فلسفہ پر ہے کہ انسان کے نفس اور اس کے مال کو پاکیزہ کیا جا سکے۔ دوسرے لوگوں کو اپنے مال و دولت میں سے کچھ حصہ دے جس سے اس کی دولت سے محبت میں کمی ہو جائے اور اس کا نفس مال و دولت کے لالچ، حرص و ہوس سے پاک ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں متعدد جگہوں پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

زکوٰۃ اور صدقات کا موثر نفاذ: برابری پر مبنی معاشرہ

زکوٰۃ اور صدقات کا باقاعدہ نفاذ برابری اور مساوات پر مبنی معاشرہ قائم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ زکوٰۃ سے مال و دولت کی گردش عمل میں آتی ہے۔ زکوٰۃ اس طریقے سے ~~گردش~~ مال کی گردش عمل میں آتا ہے کہ نہ امیر پر بہت ~~بوجھ~~ بوجھ آتا ہے اور نہ ہی غریب پریشان ہوتا ہے۔ اگر زکوٰۃ کے مصارف کو دیکھا جائے تو اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس طرح زکوٰۃ کا نظام معاشرے میں برابری لے کر آسکتا ہے۔

1) زکوٰۃ کے مصارف: معاشرے کے پسماندہ افراد

اسلام میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں۔ ان مصارف کا جائزہ لیا جائے تو اس بات کا ادراک ہوتا ہے کہ وہ سب واقعی مدد کے حقدار ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں زکوٰۃ کے مصارف یوں بیان کیئے گئے ہیں:

"زکوٰۃ ان لوگوں کیلئے ہے جو محتاج ہیں، مسکین، اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے، اور غلاموں، قرض داروں اور اللہ کی راہ اور مسافر کو"

(القرآن)

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف اس چیز کی نشاندھی کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کی رقم کس طریقے سے واقعی معاشرے کے پسماندہ، ضرورت مند، مالی طور پر کمزور طبقے کی کفالت کیلئے استعمال کی جاتی ہے۔

2) زکوٰۃ کا نصاب:

زکوٰۃ دینے والے کا صاحبِ نصاب ہونا ضروری ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام نے زکوٰۃ صرف انہی لوگوں پر فرض کی ہے جو اس کو ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور زکوٰۃ کی مقدار بھی اتنی ہی ہے کہ صاحبِ نصاب کسی مشکل میں پڑے بنا آرام سے ادا کر سکے۔

اشیاء	مقدار	زکوٰۃ کی مقدار
سونا	7.5 تولہ	2.5%
چاندی	52.5 تولہ	
اونٹ	5 اونٹ	1 بکرہ
زرعی پیداوار	فصل پر	5%
بارانی پیداوار	فصل پر	10%

زکوٰۃ کے نصاب اور مقدار سے پتا چلتا ہے کہ زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر بوجھ ڈالنے کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ صاحبِ نصاب کی حیثیت کے مطابق ہی اس پر فرض ہے۔ جس سے مال کی محبت دور ہو جاتی ہے۔

3 زکوٰۃ بمقابلہ ٹیکس:

جدید دور میں عوام کے مطابق ٹیکس نے زکوٰۃ کی جگہ لے لی ہے اور اب ٹیکس کے ذریعے معاشرے میں ضرورت مند طبقے کی فلاح و بہبود کے کام کیے جائیں گے۔ جبکہ اس بات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ ٹیکس کے جدید نظام سے معاشرے میں برابری تو قطعاً نہیں

آئے گی البتہ معاشرے میں طبقاتی فرق مزید گہرا ہوتا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی مقدار جمع شدہ مال میں سے ادا کرنی ہوتی ہے۔ جبکہ ٹیکس پوری آمدنی پر لگا دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ضرورت کی روزمرہ اشیاء پر بھی ٹیکس لگا دیا جاتا ہے جس سے غریب طبقہ مزید بدحالی کا شکار ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی مقدار اشخاص کو اپنی آمدنی سے نہیں بلکہ اپنی آمدنی سے اخراجات کرنے کے بعد بچ جانے والی رقم پر ادا کرنی ہوتی ہے۔ یعنی زکوٰۃ میں صاحبِ نصاب کے اپنے اخراجات، اپنی ذمے داریوں کو بھی مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ جبکہ اگر ہم سیلز ٹیکس پر غور کریں تو وہ ضرورت کی اشیاء پر لگانے کی وجہ سے امیروں اور غریبوں کو ایک جتنا ادا کرنا پڑتا ہے جس سے امراء کو تو فرق نہیں پڑتا لیکن معاشرے کا کمزور طبقہ مزید بدحالی کا شکار ہوتا ہے۔ یہاں سے کہ وہ روزمرہ کی اشیاء بھی حاصل نہیں کر پاتا۔ اس کے ساتھ ہی آمدنی پر جو ٹیکس لگایا جاتا ہے وہ ان معاشروں کیلئے تو ٹھیک ہے جہاں ہر انسان کماتا ہے۔ لیکن وہ پاکستانی معاشرے کیلئے ہرگز موضوع نہیں ہے۔ جہاں گھر میں ایک یا دو افراد کماتے ہیں اور پورے کنبے کی کفالت کے ذمے دار ہوتے ہیں۔ اس آمدنی پر جو ٹیکس لگایا جاتا ہے اس میں کسی بھی انسان کی صرف آمدنی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اس کی ذمہ داریوں کو بالکل نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ جس سے معاشرے میں طبقاتی فرق مزید بڑھ جاتا ہے۔

CS CamScanner

4- زکوٰۃ: طبقاتی فرق کے خاتمے کا ذریعہ

زکوٰۃ کا نظام اس طرح کام کرتا ہے کہ حکومت یا زکوٰۃ کے ادارے عوام سے نصاب کے مطابق زکوٰۃ کی رقم جمع کرتے ہیں اور پھر زکوٰۃ کے مصارف یعنی زکوٰۃ کے حقدار لوگوں کا تعین کر کے ان میں زکوٰۃ کی رقم تقسیم کر دیتے ہیں۔ زکوٰۃ کا نظام حکومتی سطح پر بھی نافذ کیا جا سکتا ہے۔ اور ہر شخص انفرادی طور پر بھی زکوٰۃ کی رقم حقدار لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔ زکوٰۃ دینے سے دولت کی گردش یقینی طور پر عمل میں آتی ہے اور دولت کچھ امیر خاندانوں سے نکل کر معاشرے میں موجود بدحال لوگوں کے پاس بھی آتی ہے۔ اس طرح سرمایہ دارانہ نظام میں امیر کا امیر تر ہونا اور غریب کا غریب تر ہونا روکا جا سکتا ہے۔ اور معاشرے میں طبقاتی فرق کو اگر مٹایا نہیں بھی تو کم ضرور کیا جا سکتا ہے۔

5- موثر نظام زکوٰۃ کی خصوصیات:

زکوٰۃ کے نظام کے فوائد سے صرف اسی وقت مستفید ہوا جا سکتا ہے جب اس کے نظام کو موثر طریقے سے نافذ کیا جائے۔ حکومت اور افراد اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ اگر اس کو صحیح طریقے سے نہ نافذ کیا جائے تو یہ بھی کسی دوسرے نظام کی طرح فیل ہو جائے گا۔

1) حکومتی ادارہ زکوٰۃ:

حکومت کا اپنا زکوٰۃ کا ادارہ ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ جو بھی زکوٰۃ کے ادارے کام کر رہے ان پر نظر بھی رکھی جائے تاکہ وہاں بدعنوانی نہ ہو۔ اور زکوٰۃ

CS CamScanner

کی رقم کو ان کے اصل حقداروں تک پہنچایا جا سکے۔

2) اعداد و شمار کا ہونا:

زکوٰۃ کے موثر نظام کے لیئے ضروری ہے کہ حکومت اور زکوٰۃ کے باقی اداروں کے پاس اعداد و شمار بالکل ٹھیک ہوں۔ کیونکہ انہی اعداد و شمار سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ زکوٰۃ کس سے اور کتنی لینی ہے۔

3) جزیہ: غیر مسلمانوں کی زکوٰۃ

جزیہ اس ٹیکس یا زکوٰۃ کے مساوی رقم کو کہا جاتا ہے جو ایک مسلمان ریاست میں رہنے والے غیر مسلمانوں سے لیا جاتا ہے۔ جس کے عوض حکومت ان کو حفاظت فراہم کرتی ہے اور ان کی فلاح و بہبود کے کام کرتی ہے۔

4) زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والوں کے خلاف سزا:

زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دینا اور جو لوگ زکوٰۃ دینے سے انکار کریں ان کو سخت سزا دینا۔ اس سب سے زکوٰۃ کی رقم جمع سے اکٹھی ہو گی اور زکوٰۃ کا نظام موثر ہو سکے گا۔

6- زکوٰۃ کا نفاذ: سرمایہ کاری میں اضافہ

زکوٰۃ کے نظام کے نفاذ کی وجہ سے لوگوں میں سرمایہ کاری کا رجحان بڑھے گا۔ وہ دولت کو اکٹھا کر کے ہر سال اس پر زکوٰۃ دینے کی بجائے کوشش کرے گا

کہ اپنی دولت کو کسی کام میں لگائے اور اس پر مزید منافع کمائے۔ اس امر سے معاشرے میں نوکریاں بھی بڑھیں گی اور روزگار کے مواقع زیادہ ہوں گے۔ اس طرح لوگوں کو روزگار کا ذریعہ ملے گا۔ اس سے بھی معاشی حالات میں بہتری آئے گی۔

لہذا اس سب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کا بنیادی فلسفہ پاکیزگی پر مبنی ہے۔ اس سے زکوٰۃ دینے والے کے مال اور نفس کو پاکیزہ ہوتے ہیں۔ بلکہ معاشرے میں روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں جس سے چوری اور برے کاموں کا رجحان بھی کم ہوتا ہے۔ اس سے سرمایہ کاری میں اضافے کا رجحان بھی پیدا ہوتا ہے اور دولت کی گردش بھی عمل میں آتی ہے۔ جس کی بدولت معاشرے میں طبقاتی برابری عمل میں آتی ہے۔ تو گویا پاکستان جیسے ملک میں جہاں خاندانی نظام ہے وہاں زکوٰۃ کا نظام ہی معاشرے میں بہتری لے کر آسکتا ہے۔